لالو نے مودی کو چھٹی کا دودھ یاد دلادیا

بہار کا اعلان: ہندوستان سیکولر ہے سیکولر رہے گا

ڈاکٹر صباح اسماعیل ندوی

بہار اسمبلی چناؤ کے نتائج آچکے ہیں۔ لالو پرساد یادو نے اپنے جہاندیدہ سیاسی ساتھی نتیش کمار کے ساتھ مل کر دودھ اور پانی کو الگ کر کے دکھادیا ہے۔ ہر طرف ''نتیش/لالو زندہ باد'' کے نعرے گونج رہے ہیں۔ بی جے پی صدر امیت شاہ اپنا بوریا بستر لپیٹ کر دہلی روانگی کی تیاری کر رہے ہیں جہاں ان کے ''پیرومرشد'' نریندر مودی دہاڑیں مار مار کر رو رہے ہیں اور ان کا انتظار کر رہے ہیں تاکہ یہ دونوں گلے مل کر آنسو بہائیں اور دونوں کبھی 'ہائے گل، ہائے دل' پکاریں اور کبھی 'ہائے بہار، ہائے دہلی' کی صدا لگائیں۔ بہار کے سیکولر مزاج عوام نے اس الیکشن میں بی جے پی کو بدترین شکست سے دوچار کر کے یہ اعلان کر دیا ہے کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک تھا، سیکولر ہے اور سیکولر ہی رہے گا۔

نتیش لالو اور سونیا کے عظیم اتحاد نے دوتہائی سے زیادہ سیٹ حاصل کر کے بی جے پی کی نیند حرام کر دی ہے۔ اس الیکشن میں سب سے زیادہ سیٹیں لالو پرساد یادو کی جماعت آر جے ڈی نے حاصل کی ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ لالو نے مودی کو چھٹی کا دودھ یاد دلا دیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اپنی لفاظی اور اداکاری سے عوام کو لبھانے کی کامیاب کوشش کرتے رہتے ہیں مگر اس بہار الیکشن میں لالو کی لفاظی اور اداکاری کے آگے مودی کی لفاظی و اداکاری پھیکی پڑ گئی۔

نریندر مودی نے اس الیکشن میں بہار فتح کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا اور انہوں نے تیس سے زائد ریلیوں سے خطاب کیا تھا جو بحیثیت وزیراعظم کسی اسمبلی الیکشن کے لیے ایک ریکارڈ ہے، مگر لالو پرساد یادو کی کوششوں کے آگے ان کی ایک نہ چلی جنہوں نے ڈھائی سو سے زائد ریلیوں سے خطاب کیا۔ لالو نے ٹھیک کہا تھا کہ ہم نے اڈوانی کا رتھ روکا تھا ہم ہی مودی کا رتھ بھی روک کر دکھائیں گے۔ وہ اپنے دعوے میں کامیاب رہے، بہار الیکشن کی ناکامی دراصل آغاز ہے بی جے پی کے سلسلۂ ناکامی و نامرادی کا۔ ہندوستانی عوام نے نریندر مودی کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر ترقی کے نام پر بی جے پی کو لوک سبھا الیکشن میں حیرت انگیز کامیابی سے نوازا تھا۔ اٹھارہ مہینوں میں عوام نے دیکھ لیا کہ مودی صرف لباس بدلنے میں مہارت نہیں رکھتے بلکہ چہرہ بدلنے کا فن بھی خوب جانتے ہیں۔ بی جے پی نے جس وکاس کا نعرہ بلند کیا تھا وہ ''وکاس'' تو آج تک کہیں نظر نہیں آیا، گجرات کے مجرم اعظم کی شہ پا کر فرقہ پرست طاقتوں نے جنت نشان ہندوستان کو جہنم نظیر ضرور بنا کر رکھ دیا۔

ہم اس کامیابی کے سہرے کا اصل حقدار لالو یادو کو سمجھتے ہیں جنہوں نے نتیش کمار کو پہلے دن سے آج تک اپنا لیڈر اور بہار کا وزیر اعلیٰ سمجھ

کرآگے آگے رکھا، ہمیں یقین ہے کہ وہ انتہائی سوجھ بوجھ کا مظاہرہ کریں گے اور آگے بھی ایسی حکمت عملی اختیار کریں گے کہ فرقہ پرست طاقت اس عظیم اور خوبصورت اتحاد میں دراڑ ڈالنے کی ناپاک کوششوں میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔

بہار کا یہ الیکشن این ڈی اے حکومت کی ڈیڑھ سالہ کارکردگی کا ریفرنڈم تھا۔عوام نے اعلان کردیا ہے کہ بی جے پی ناکام ہوچکی ہے۔ ہمارے وزیراعظم کو اندرون ملک کے مسائل سے زیادہ بیرون ملک کی سیاحی عزیز ہے۔وہ اپنے آپ کو شاہ رخ خان سے بڑا ہیرو سمجھتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ جہاں بھی جائیں لوگ ان کا بالی ووڈ کے ہیرو کی طرح استقبال کریں۔ملک کے خزانے کا ایک بڑا حصہ ان کو ہیرو بنانے میں صرف کیا جارہا ہے، یہی نہیں وہ پرانے ہیرو کو زیرو بنانے کی پالیسی میں بھی پوری طرح مصروف ہیں۔وہ شاہ رخ خان جس کو پوری دنیا ایک ہندوستانی ہیرو کے روپ میں پہچانتی ہے اس پر پاکستانی کا لیبل لگانے کی کوشش ہورہی ہے۔شاید کسی نے مودی جی کو سمجھا دیا ہوگا کہ سارے ہندوستانی ہیرو کو زیرو بنادو، آپ اکیلے ہندوستانی ہیرو کی شکل میں باقی بچو گے۔لیکن عام لوگ اتنے بھی نادان نہیں ہیں کہ مودی کی من کی بات سن کر اپنے من کی بات بھول جائیں اور ہر بار آنکھ بند کر کے کنول کے پھول پر مہر لگا کر آجائیں۔

اس بار بہار الیکشن کے موقع پر زمینی حقائق سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے جو حربے استعمال کئے گئے ان میں ایک گائے کا مسئلہ بھی تھا۔ شاید یہ نادان لوگ یہ بھول گئے کہ گائے کو جو کچھ بھی کھلاؤ گے بدلے میں وہ گوبر ہی دے گی اور کنول کا پھول کیچڑ میں کھلتا ہے گوبر میں نہیں۔بی جے پی نے سچ مچ بڑی بھول کی کہ گائے کو ہتھیار بنا کر لالو پرساد یادو کو شکست دینے کی کوشش کی۔لالو یادو کا گائے سے بڑا پرانا رشتہ ہے، ان کو خوب پتہ ہے کہ اسے کیسے سدھایا جاتا ہے، کیسے اس کا دودھ نکالا جاتا ہے اور کیسے اسے اپنے فائدے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

بی جے پی نے اپنی ڈیڑھ سالہ حکومت میں ہندوستان جنت نشان کو عالمی سطح پر جتنا رسوا اور بدنام کیا ہے، اتنا پچھلے ڈیڑھ سو سالوں میں نہیں ہوئی ہے۔ 40 سے زیادہ ساہتیہ اکاڈمی ایوارڈز، 4 پدمہ بھوشن ایوارڈز اور 12 نیشنل ایوارڈز کی واپسی نے علمی اور ادبی سطح پر ہندوستان کو رسوائی کا جو طوق پہنایا ہے وہ ایک بدترین مثال ہے۔حیرت کی بات یہ ہے کہ اس قدر شدید احتجاج کے باوجود وزیراعظم کے چپ شاہ کا روزہ ٹوٹنے کا نام ہی نہیں لے رہا ہے۔کل تک ہندوستان دنیا کے دیگر ممالک کے درمیان اپنی جمہوریت وتکثیریت، یکجہتی ورواداری اور مختلف مذاہب کے درمیان اتفاق واتحاد کی وجہ سے عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، اب یہ چیزیں گمشدہ باب کا حصہ بنائی جارہی ہیں۔گزشتہ دنوں گلبرگی، پنسارے اور اخلاق کے ساتھ بے رحمی کا جو سلوک کیا گیا اس نے ہندوستان کو دیگر اقوام کے درمیان ایک ناپسندیدہ اور غیر معتبر ملک بنا کر رکھ دیا ہے۔

بہار کا یہ الیکشن اس لئے بھی اہم تھا کہ اس کے فوراً بعد 2016 میں مغربی بنگال، کیرالہ، پانڈیچری، آسام، تمل ناڈو وغیرہ میں اسمبلی الیکشن ہونے والے ہیں۔پھر 2017 میں اتر پردیش، پنجاب، اتراکھنڈ، گوا اور منی پور میں الیکشن ہوں گے۔اگر بہار میں بی جے پی فتح حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتی تو اگلے انتخابات میں بھی اس کی کامیابی کی امیدیں بڑھ جاتیں اور ہندوستان کو ہندو راشٹر بنانے کا آر ایس ایس کا خواب شرمندہ تعبیر ہونے کے قریب ہوجاتا۔بہار میں بی جے پی کی ناکامی اگلے تمام انتخابات پر اثر انداز ہوگی۔جس طرح

بہار میں بی جے پی مخالف جماعتوں نے متحد ہو کر اس کا مقابلہ کیا ہے اگر اسی اتحاد و اتفاق، صبر و تحمل، عقل مندی و دانش مندی اور مساعی و تدابیر سے دیگر ریاستوں میں بھی اس کا مقابلہ کیا گیا تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہر جگہ بی جے پی کو شکست فاش ہو اور وہ اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل میں ناکام ہو جائے۔ گزشتہ الیکشن میں بی جے پی نے جو کامیابی حاصل کی تھی، وہ صرف اس لیے تھی کہ سیکولر طاقتیں بکھر گئی تھیں اور بی جے پی نے اس کا فائدہ اٹھالیا تھا۔

بہار الیکشن میں مسلمانوں نے بالخصوص جس ہوش مندی کا ثبوت دیا ہے وہ قابل تعریف ہے، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کے ووٹ اکثر جگہوں پر انتہائی اہمیتوں کے حامل ہوتے ہیں۔ مسلم مخالف طاقتیں ان کو توڑ کرنا کارہ بنانا چاہتی ہیں۔ بہار کی یہ مثال آئندہ انتخابات میں دہرائی جانی چاہئے تاکہ سیکولر طاقت کو مضبوط بنا کر اسے کامیاب بنایا جائے۔ بہار اسمبلی کے نتائج نے صاف اعلان کر دیا ہے کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک تھا سیکولر ملک ہے اور سیکولر ملک ہی رہے گا۔ ہندوستانی عوام بھولے بھالے ضرور ہیں مگر ان کو بہت دیر تک غلط فہمیوں کی چنگل میں قید کر کے نہیں رکھا جا سکتا ہے۔

بہار کے اس اسمبلی الیکشن میں نتیش کمار، لالو پرساد اور سونیا کے اس اتحاد کو تمام انصاف پسند اور سیکولر مزاج عوام لیڈران کی حمایت حاصل تھی، مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ محترمہ ممتا بنرجی اور دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال دونوں نے کھلے عام اس عظیم اتحاد کی تائید میں آواز بلند کی تھی۔ مودی کی مستقل خاموشی نے یہ بات صاف کر دی ہے کہ وہ آر ایس ایس کے عزائم کو ناکام بنانے کی ہمت رکھتے ہیں اور نہ ارادہ۔ ملک کو بچانے کی واحد صورت یہی ہے کہ اس کو بی جے پی اور آر ایس ایس سے بچایا جائے۔ بہار کے عوام مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے فرقہ پرستی کی لعنت کے خاتمے کیلئے ایک قابل تعریف قدم اٹھایا ہے۔ پورے ملک کو اس سے سبق لینا چاہئے۔